

مسیح کی تمجید
نمبر 3436
ایک خطبہ
شائع شدہ بروز جمعرات، 10 دسمبر 1914
ادا کیا سی۔ ایچ۔ سپرجن نے
میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیوینگٹن میں
جمعرات کی شام، 4 فروری 1869 کو

”اس نے تیرا جلال کیا ہے۔“
(اشعیا 5:55)

خُدا نے اپنے بیٹے کو جلال بخشا ہے۔ کیسی گہری حسرت ہمیں ہونی چاہیے کہ ہم مسیح کو نہایت قلیل جلال دیتے ہیں، حالانکہ ہم اُس کے بیش قیمت خون سے مول لیے گئے ہیں اور جو کچھ بھی ہمارا ہے، اُسی کا احسان ہے۔ ہمارا بدلہ نہایت ہی ناچیز ہے، اور جب رُوح القدس کی مدد سے ہم مسیح کو جلال دینے میں کامیاب ہوتے ہیں، تب بھی میں یقین سے کہتا ہوں کہ ہمارے دل میں ہمیشہ ایک نہ مٹنے والی آرزو باقی رہتی ہے کہ اُسے اور زیادہ جلال بخشیں۔
مسیح کی تمجید کرنا کیسا شیریں امر ہے کہ جب کوئی انسان اس کا ذائقہ چکھتا ہے تو اُس کی رُوح میں مزید ظرف کی پیاس پیدا ہوتی ہے، تاکہ اپنے مُنجی کی مدح اُسی طرح کرے جیسا کہ اُس کے شایانِ شان ہے۔

اسی سبب سے باربا نیی اور زبور نویس جب حمد سے لبریز ہوتے، تو زمین و سمندر، آسمان اور آسمانوں کے آسمانوں کو دعوت دیتے کہ اُس بادشاہ کی ستائش میں شریک ہوں، جس میں اُنہوں نے دل فریب حسن اور مسرتیں دیکھی تھیں۔ اسی لیے جب راست باز لوگ خود جوش میں آتے اور محسوس کرتے کہ وہ خُداوند کو بڑھا چڑھا کر جلال دے سکتے ہیں، تو وہ ہمیشہ اپنے ہم جنسوں کو بھی شامل کرنا چاہتے، اور اُن کا دُکھ یہی ہوتا کہ یسوع ہر دل میں حکمران نہیں، اور اُس کے لیے ہر جان میں تخت نہیں۔

اب یہ امر مسیح کے عاشقوں کے لیے بڑی تسلی کا باعث ہے، جو افسوس کرتے ہیں کہ وہ یسوع کی عزت اُس کے لائق نہیں کر سکتے، کہ خُدا نے اپنے بیٹے کی عزت کی خود حفاظت فرمائی ہے۔ ”اُس نے تیرا جلال کیا ہے“ اور تم جانتے ہو جب خُدا جلال بخشتا ہے تو کامل طریق پر بخشتا ہے۔ وہ اپنی رُوح کے موافق، اور وہ بھی لامحدود رُوح کے موافق عمل کرتا ہے۔ پس آخر کار مسیح کا جلال سلامت ہے، اور اگرچہ باغی اُس پر کفو ہکتے ہیں، مرتد اُس کی تحقیر کرتے ہیں اور ہم بھی اپنے گناہوں سے اُسے رنج دیتے ہیں، تو بھی خُدا ہرگز اجازت نہ دے گا کہ مسیح کی عظمت کو ان سب باتوں سے ایک لمحہ کے لیے بھی داغ ”لگے، کیونکہ اُس نے فرمایا ہے: ”اُس نے تیرا جلال کیا ہے۔“

مجھے معلوم نہیں کہ اس آیت سے وعظ کر سکوں گا یا نہیں، مگر مجھے خوب معلوم ہے کہ جو خیالات یہ میرے دل میں جگاتی ہیں، اُن سے تین گنا مسرور ہو سکتا ہوں۔ یہ خیال ہی کس قدر فرحت انگیز ہے کہ تاج اُس کے سر پر محفوظ ہے، اگرچہ قومیں بغاوت کریں اور بادشاہ اُس کے خلاف مشورہ کریں، اور اُس کا نشانِ عظمت ابد تک بے داغ ہے، لوگ جو چاہیں کریں۔ اُسے خُدا باپ نے سرفراز کیا ہے اور اُسے وہ نام عطا کیا ہے جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے، جو اول اور سردار ہے اور کبھی دوسرا نہ ہوگا، بلکہ ہمیشہ سلطنت کرے گا اور سلطنت کرتا رہے گا، یہاں تک کہ وہ اپنے سب دشمنوں کو اپنے پاؤں تلے کر دے۔

اب اس مضمون پر ایسے ہی سرسری نگاہ ڈالتے ہیں جیسے کوئی کشتی سمندر پر سرک جائے، اور بات کریں گے کہ خُدا نے —اپنے بیٹے یسوع کو جلال دینے کے لیے کیا کیا

۱

خُدا نے اُسے نجات کی ساری تدبیر میں جلال بخشا۔ :
آغاز سے انجام تک، مسیح اپنے باپ کو جلال بخشتا ہے، اور باپ اُسے جلال بخشتا ہے۔ اُس امر سے شروع کرو جس کی کوئی ابتدا نہیں، یعنی ابدی محبت، تو ہم پاتے ہیں کہ ہم مسیح یسوع میں اُس عالم کی بنیاد رکھنے سے بھی پیشتر چُنے گئے تھے۔ خُدا کی محبت جو ہم تک یسوع مسیح کے وسیلہ سے آتی ہے، ہمیشہ اُسی نہر سے بہتی ہے، اور یہ یسوع مسیح سے اُس وقت بھی وابستہ تھی جب آسمان کشادہ نہ ہوئے تھے۔ ہمارے چُناؤ میں بھی اُس کا جلال ظاہر ہوا۔

اب جب خُدا ابدی محبت کے لیے چُناؤ کا ارادہ کرتا ہے، تو وہ یسوع مسیح کے سوا کسی اور وسیلہ سے چُناؤ نہیں کرتا۔ اور اگر ستم اور میں چُنے گئے ہیں، تو یہ اسی سبب ہے

، کیونکہ مسیح میرا پہلا برگزیدہ ہے، اُس نے فرمایا،
 "اُس نے ہمارے نفسوں کو مسیح ہمارے سر میں چُنا۔"

ہم اس مشورہ گاہ میں جہانکنے کی جسارت نہ کرتے اگر ہمیں معلوم نہ ہوتا کہ مسیح وہاں موجود ہے۔ ہم ازل سے ابد تک سب باتوں کی ترتیب میں خُدا کی لامحدود حکمت پر سوچنے کی جرأت نہ رکھتے اگر ہمیں یاد نہ ہوتا کہ ان سب انتظامات کا مرکز مسیح ہی ہے، اور جتنے اس پر ایمان لائے، وہ اُس میں اُس وقت ہی سے موجود تھے جب صبح کا تارا بھی اپنی جگہ سے ناواقف تھا اور سیارے اپنے مدار میں گردش نہ کرتے تھے۔

خُدا کو یہ پسند آیا کہ اپنے بیٹے کو بعد ازاں تمام وعدوں میں جلال بخشے، جنہوں نے ایک ایک کر کے خُدا کے جلالی فضل کو ظاہر کیا، اُس پہلے وعدے سے لے کر جو عدن کے دروازے پر عورت کی نسل کے متعلق دیا گیا تھا، یہاں تک کہ وہ آپ نمودار ہوا۔ اُس سیاہ پردے کو جو خُدا کے چہرے کو چھپائے ہوئے تھا، ہمیشہ اسی مصلوب کے ہاتھ نے ہٹایا۔ اور جب کبھی بنی آدم خُدا کی عجیب محبت اور نیکی کا نظارہ کرتے ہیں، تو وہ اُسے ہمیشہ آنے والے مسیحا سے وابستہ دیکھتے ہیں۔

خُدا نے اپنے بیٹے کو فدیہ کی بات میں جلال بخشا ہے۔ مسیح کے باہر کوئی مخلصی نہیں، اور فدیہ کی راہ میں مسیح کی مدد کو کوئی نہیں۔ اگرچہ کلوری کی پہاڑی پر شرم و رسوائی کا گہرا بادل چھایا دکھائی دیتا ہے، تو بھی آسمان و زمین پر اس سے زیادہ جلالی مقام کوئی نہیں۔ کیونکہ وہیں خُدا نے اپنے بیٹے کو اجازت دی کہ وہ ہمارے گناہوں کے باعث واجب عذاب غضبِ الہی کو بے یار و مددگار خود اُٹھائے، اُسے تنہا کولہو میں روندنے دیا، اور یہ نہ چاہا کہ لوگوں میں سے کوئی اُس کے ساتھ ہو، تاکہ کسی طرح بھی جلال تقسیم نہ ہو۔ مسیح ہی کو، اور صرف مسیح ہی کو، اپنی جان سے ہماری جانوں کی قیمت چکانی تھی۔

اور پھر اگر ہم راستبازی یا مقبولیت کی بات کریں، جو اُسی فدیہ سے پھوٹی، تو خُدا نے اپنے بیٹے کو جلال دیا۔ اگر ہم معاف ہوئے ہیں، تو صرف اُس کے خون سے بخشے گئے ہیں؛ اگر راستباز ٹھہرائے گئے ہیں، تو کامل طور پر اُسی کی راستبازی کے سبب سے؛ اگر مقبول ہوئے ہیں، تو ہمیشہ "محبوب" میں مقبول ہوئے ہیں؛ اگر کامل کیے گئے ہیں، تو اُسی میں کامل ہیں، مسیح یسوع میں کامل۔

عہد کے برکات میں ایک بھی ایسی نہیں جیسے میں ابتداء میں کہتا ہوں ویسے ہی انتہا تک کہوں گا—ایک بھی برکت مسیح کے وسیلہ کے بغیر ہم تک نہیں پہنچی، اور جب ہم یہ نعمتیں ایک ایک کر کے پاتے ہیں، تو رُوح القدس خود یہ بات ہمارے دلوں پر آشکار کرتا ہے۔ وہ خودی کو خالی کرتا ہے تاکہ ہم مسیح کی معموری دیکھیں، وہ ہماری خود ستانی کو مٹا دیتا ہے تاکہ ہم مسیح کی فضیلت کو پہچانیں، وہ ہماری قوت چھین لیتا ہے تاکہ ہم مسیح کی قدرت کو جانیں۔

رُوح القدس کی جو کاروائیاں ہماری رُوح میں ہوتی ہیں، وہ اگرچہ گناہ کو نیست و نابود کرنے اور دیگر برکتوں کی غرض سے بھی ہیں، تو بھی ان سب کا پہلا اور اعلیٰ مقصد یہ ہے کہ مسیح کو اپنے سب لوگوں کے دل میں جلال دیا جائے، ہر اُس نعمت میں جو حضرت اعلیٰ کے دستِ مبارک سے آتی ہے۔

اے بھائیو! ہماری حفاظت، ہماری آخری ثابت قدمی، اور وہ سب برکات جو ہم کو یقینی حاصل ہیں اور جن میں ہمیں کچھ شک نہیں، سب کچھ اُسی میں ہم کو عطا ہوا ہے۔ ہم مسیح یسوع میں محفوظ رکھے گئے ہیں۔ کیونکہ وہ زندہ ہے، ہم بھی زندہ ہیں، اور صرف اُسی لیے زندہ ہیں؛ اور اپنی اُس وحدت کے سبب جو ہمیں اُس سے ہے، ہم جو شاخیں ہیں، پھل لاتے رہتے ہیں۔ لیکن اگر اُس سے جدا کیے جاتے، تو ہم صرف آگ میں جھونکے جانے اور جلائے جانے کے لائق ہوتے۔

جہنم کے دروازوں سے لے کر آسمان کے موتیوں والے دروازوں تک، مسیح یسوع ہی جلال پاتا ہے۔ مومن کے ہر قدم میں—نامیدی کی دلدل سے نکل کر، یقین کامل کے بیولہ پہاڑ پر چڑھنے تک، اور اس سے بھی آگے، بادلوں سے پار، ستاروں سے بلند، اُس ازلی جلال کے محل تک—صرف مسیح اور مسیح یسوع ہی سب تعریف کا سزاوار ہوگا۔ خُدا نے مسیح کی تمام تدبیر کی ترتیب میں خود انتظام کیا کہ یسوع مسیح ہی کو سب میں پیشوائی حاصل ہو۔

اس میں بہت کچھ کہنے کا ہے، مگر اس پر غور کرنا میرے کلام سے بہتر ہے۔ اس پر دھیان لگاؤ۔ جیسے ابراہام بوتھ نے کتاب لکھی جس میں خُدا کے فضل کو نجات کی سب راہوں میں دکھایا، ویسے کوئی اور بھی کتاب لکھ سکتا ہے جس میں راستے کے ہر حصے میں مسیح کے جلال کو ظاہر کرے۔ اور اگر ہم ایسی کتاب نہ بھی لکھ سکیں، تو کم از کم یہ مقدس جذبات ہمارے دل میں ضرور ابھریں گے جب ہم اس سب پر غور کریں گے۔

—اگلے مقام میں، خُدا نے اپنے بیٹے کو

II

کلیسیا کے بیچ میں جلال بخشا ہے۔ :

کلیسیا مسیح کے لیے وہی ہے جو حوّا آدم کے لیے تھی۔ وہ مسیح سے نکالی گئی ہے، وہ اُس کی ہڈیوں کی ہڈی اور اُس کے گوشت کا گوشت ہے۔ جیسا کہ رسول فرماتا ہے، ”اسی سبب سے آدمی اپنے باپ اور اپنی ماں کو چھوڑے گا اور اپنی بیوی سے ملا رہے گا اور وہ دونوں ایک جسم ہوں گے۔“ یہ بھید عظیم ہے، پر میں کس کے بارے میں کہتا ہوں؟ کیا میں نکاح کی بابت بولتا ہوں؟ ہاں، ایک معنی میں، لیکن دوسرے معنی میں نہیں۔ میں مسیح اور اُس کی کلیسیا کی بابت کہتا ہوں۔ تمہارے واسطے مسیح نے اپنے باپ کو چھوڑا، اور تمہاری دنیا میں اُترا تاکہ وہ اپنی کلیسیا کے ساتھ ایک جسم ہو۔ اُس کی موجودگی کی کلیسیا سب کچھ اُسی سے پاتی ہے؛ اُس کا وجود بھی مسیح کا مربون منت ہے۔ جس طرح حوّا آدم سے ظہور میں آئی، اسی طرح کلیسیا یسوع مسیح کی کمر سے پھوٹی ہے۔

پس اے محبوبو! مناسب یہی ہے کہ جب یہ حقیقت ہے، تو مسیح کو اپنی کلیسیا میں کبھی ثانوی درجہ نہ ملے، اور درحقیقت اُس ابدی باپ نے اُسے برگز کوئی دوسرا مقام نہ دیا۔ اب چونکہ میں صرف خُدا کی کلیسیا عامہ پر بات کر سکتا ہوں، تو میں محسوس کرتا ہوں کہ گویا کوئی خبیث روح میرے بائیں جانب کھڑی ہے، جو اپنی سیاہ انگلیوں سے سات ٹیلوں کے شہر کی طرف اشارہ کرتی ہے اور مجھ سے کہتی ہے، ”دیکھ! وہاں زمین پر خُدا کا عظیم و اعلیٰ نائب ہے۔ اُس کی شان دیکھو، کیونکر لوگ اُسے ریشمی چھتوں تلے، انسانوں کے کندھوں پر اٹھائے پھرتے ہیں، اُس پر جواہرات برسائے جاتے ہیں اور مور اور شترمرغ کے پر لہراتے ہیں۔ دیکھو وہ کیونکر لوبان کی انگیٹھی ہلاتے ہیں اور ہجوم کیونکر اُس کے آگے سجدہ کرتا ہے۔ اسی کے لیے خُدا نے اُسے سرفراز کیا، اسی کے لیے اُسے جلال بخشا۔“

آہ! لیکن یہ فخر ہے حقیقت اور فضول ہے، کیونکہ ہم اس کتاب کے کسی صفحہ میں ایسی سرفرازی کا ذکر نہیں پڑھتے، اور کون ہے جو یہ جرات کرے کہ ایسی شان کو اپنے لیے قبول کرے، سوا اُس کے جو پہلے ابلیس کا اسیر ہو جائے؟ ابلیس نے مسیح سے کہا تھا، ”یہ سب کچھ میں تجھے دوں گا اگر تو میرے آگے جھک کر سجدہ کرے،“ اور جس نے یہ مرتبہ حاصل کیا ہے، اُس نے ضرور پہلے ابلیس کے آگے سجدہ کیا ہوگا، ورنہ بنی آدم میں کسی کو یہ قدرت برگز نہ ملی۔

اب اے عزیزو! مسیح نے اپنی کلیسیا کو اپنے خون سے اِس لیے نہیں خریدا کہ پوپ اُس کا جلال چرا لے۔ اُس نے آسمان سے زمین پر اس لیے قدم نہیں رکھا اور اپنا دل بہا کر اپنی رعیت مول نہیں لی کہ کوئی گنہگار، ایک عام آدمی، اونچا بٹھایا جائے اور سب قومیں اُس کی پرستش کریں، اور وہ اپنے آپ کو زمین پر خُدا کا نائب کہلائے۔ مسیح ہمیشہ سے اپنی کلیسیا کا سر رہا ہے۔

کیوں! ہم تاریخ میں پڑھتے ہیں کہ بادشاہوں نے مختلف اوقات میں کلیسیا کا سربراہ بننے کی آرزو کی، اور جس پروٹسٹنٹ عقیدہ پر ہم یہاں فخر کرتے ہیں، وہ بھی کسی حد تک اُس بادشاہ کی خواہش کا نتیجہ ہے جو اپنے قلمرو میں ایک چھوٹا سا پوپ بننا چاہتا تھا۔ یہ بات بالکل درست ہے، لیکن نہ بنری بستم، نہ اُس کے جانشین، نہ وہ جو اب زندہ ہیں، کوئی بھی کلیسیا کا سر نہیں، جس طرح خُدا خود اُس کا سر نہیں۔

یہ محال ہے کہ کوئی اور مسیح کی کلیسیا کا سر ہو سکے سوائے یسوع کے۔ اُسی کو خُدا نے سرفراز کیا اور سب چیزوں پر اُس کو سردار ٹھہرایا۔ اور جو کوئی یہ گمان کرے کہ وہ کلیسیا کا سربراہ ہو سکتا ہے، وہ مسیح کی عزت پر ڈاکہ ڈالتا ہے، کیونکہ یسوع مسیح ہی کلیسیا کا سر ہے، اور اُسی کے پاس سب اختیارات ہیں۔ اُس مقدس، پوشیدہ، خون سے مول لی ہوئی، فدیہ پائی اور نئی پیدائش کی کلیسیا پر کسی صورت میں اور کسی حال میں کوئی دوسرا سردار نہیں ہو سکتا سوائے یسوع مسیح خُداوند کے۔

اب دیکھو، خُدا نے کلیسیا کی حکمرانی میں خُداوند یسوع مسیح کو سر بلند کیا۔ صیون میں ہر حکم، ہر حاکمانہ فرمان مسیح کے ذریعے آتا ہے۔ صیون کی ہر سچی تعلیم اُسی کے لبوں سے نکلتی ہے۔ ہم زمین پر کسی کو اپنا استاد نہیں کہلاتے، کیونکہ ہمارا ایک ہی استاد ہے اور وہ مسیح ہے۔ کلیسیا میں کوئی رُبی نہیں، سوائے اُس کے جو ہمارا ربونی، ہمارا معلم ہے۔ اور جو اپنے اختیار سے سکھاتے ہیں، وہ سب چور اور ڈاکو ہیں۔ وہی خُداوند کے چرواہے مانے جاتے ہیں جو مسیح کا کلام مسیح کے نام سے اور اُس کی رُوح کی قدرت سے سناتے ہیں۔ خُدا نے کلیسیا پر مسیح کو مطلق حکمرانی کے لیے مقرر کیا، اور اِسی میں اُس نے اُسے جلال بخشا۔

خُدا نے اُسے کلیسیا میں دوسرے معنوں میں بھی سر ٹھہرایا ہے: وہ کلیسیا میں ہر نور کا منبع ہے۔ کلیسیا میں کوئی سچا نور، ایک ذرہ بھر روشنی بھی اُس کے سوا کہیں سے نہیں آتی۔ سب زندگی اُسی سے ہم کو ملتی ہے۔ کلیسیا میں محض جسمانی اور

نفسانی جوش ہو سکتا ہے، اُس میں ایسی قوت ہو سکتی ہے جو آدمیوں سے حاصل ہو، لیکن یہ گھاس کی مانند مرجھا جائے گی اور میدان کے پھول کی طرح فنا ہو جائے گی۔

حیات مقدس ہمیشہ یسوع مسیح سے پھوٹتی ہے، جیسے شاخ کی زندگی تاک سے آتی ہے۔ ”میرے بغیر تم کچھ نہیں کر سکتے، لیکن کیونکہ میں زندہ ہوں، تم بھی زندہ رہو گے۔“ وہ انسانوں کی حیات ہے، جس کو چاہے زندگی بخشا ہے، اور کسی انسانی دل میں ایک رتی بھر رُوحانی زندگی بھی موجود نہیں ہو سکتی سوا اُس کے جو مسیح کے وسیلہ سے اُس دل میں پہنچی ہو۔

وہ کلیسیا کی سب باتوں کا سردار بھی ہے۔ سب رُوحانی امور اُس کی سپردگی میں ہیں۔ خُدا کی رُوح بے اندازہ مسیح میں بستی ہے اور وہی رُوح کو بھیجتا ہے۔ وہی ہمیں تسلی دینے والا عطا کرتا ہے۔ ”باپ کو یہ پسند آیا کہ اُس میں ساری معموری سکونت... کرے“ اور کلیسیا کا بقا اور بڑھوتری

اور کلیسیا کی ترقی، اُس کی تعمیر اور ہر طرح کی برکت بخش تاثیرات جو کلیسیا کو پہنچتی ہیں، سب ہم تک یسوع مسیح کے وسیلہ سے آتی ہیں، جو کلیسیا کا عہد کا سردار ہے۔

اب میری یہ آرزو ہے کہ ہم سب حقیقی کلیسیا کے حصے دار ہوں، خواہ کسی فرقہ سے ہمارا تعلق کیوں نہ ہو۔ آئیے ہم اپنے مبارک آقا سے اور بھی مضبوطی سے وابستہ ہوں، کیونکہ کلیسیا میں اتحاد کا بھید یہی ہے کہ ہم مسیح کے ساتھ متحد ہوں۔ اے بھائیو! یہ بالکل بے سود امید ہے کہ جس حال میں دنیا ہے اور جیسے انسان ہیں، ہم کبھی سب باتوں میں ایک ہی رائے پر متفق ہو جائیں گے۔ خُدا نے ہمیں ایسا مخلوق نہیں بنایا کہ ہم سب باتوں میں ہم آہنگ ہوں۔

اُس نے ہمیں ایسی ترکیب سے پیدا کیا اور حکمت سے کیا، کہ ہم میں سے کچھ حق کے ایک گوشے کو پکڑتے ہیں اور کچھ دوسرے کو۔ ممکن ہے میرے لیے ایک تعلیم ہمیشہ زیادہ نمایاں رہے نہ نسبت کچھ اور تعلیمات کے۔ میں چاہتا ہوں کہ ایسا نہ ہوتا۔ میں چاہتا ہوں میرا دماغ اتنا وسیع ہوتا کہ تمام حق کو یکجا کر کے اُس کی مکمل تصویر پاتا، اور اُس تصویر کی ایک شبیہ کو بھی مسخ نہ کرتا، لیکن مجھے پوری طرح احساس ہے کہ میں اُس مقام سے بہت دور ہوں۔ اور میں، کسی پر عیب جوئی کیے بغیر، یہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ میں اپنے ہم جنسوں میں کسی کو نہیں جانتا جس میں کہیں نہ کہیں رائے کی کجی نہ ہو، کسی نہ کسی نیک مرد کی کوئی نہ کوئی پھول نہ ہو، جو نہایت ہی ناپسندیدہ بھی نہیں۔

یہ زیادہ گناہ نہیں بلکہ کمزوری ہے، کیونکہ وہ اُس امر کا پیچھا کرتا ہے جسے وہ حق گمان کرتا ہے۔ اُس کی آنکھیں درست نہیں، اُس میں کچھ کج نظری ہے، اور وہ حق کو وہ سمجھتا ہے جو حقیقت میں وہ نہیں۔ وہ عمدگی سے تیر چلاتا ہے، دھیان رہے، اگر نشانہ وہیں ہوتا جہاں وہ گمان کرتا ہے، لیکن نشانہ عین وہیں نہیں، اس لیے اُس کا تیر ہدف کے مرکز تک نہیں پہنچتا۔

سچا مقام اتحاد، یاد رکھیے، کبھی عقیدہ میں نہیں ہوگا بلکہ اُس میں جو خود حق ہے۔ اگر ہم اُس پر ایمان رکھتے ہیں، اُس سے محبت کرتے ہیں، اُس سے چمٹے رہتے ہیں، اُس کی پیروی کرتے ہیں، اُس کی مشابہت اختیار کرتے ہیں، اُس کا جلال کرتے ہیں، تو ہم پہلے کی نسبت ایک دوسرے کے قریب آ جائیں گے۔ جب ہم سب اُس مشترک مرکز کی طرف بڑھیں گے تو لازم ہے کہ ہم آپس میں بھی قریب ہوں۔ ایک نیک بزرگ نے کہا، ”میں کسی بات کی تبلیغ نہ کروں گا مگر مسیح کی، اور کسی بات کو مٹانے کی کوشش نہ کروں گا مگر گناہ کو۔“ اور اس نیک مرد نے ٹھیک ہی کہا۔

کسی پرانی خاتون نے سنا کہ چند اعلیٰ کلیوں پرست واعظ کرنے کو آنے والے ہیں۔ اُسے نہ معلوم تھا کہ وہ کون ہیں یا کیا ہیں، لیکن اُس نے کہا کہ وہ اُن کی بات پسند کرے گی کیونکہ اُن کے نام اچھے ہیں۔ وہ الفاظ کو غلط سمجھی، اُس نے سمجھا کہ وہ ”اعلیٰ کلوری“ (کلوری) کے واعظی ہیں، اور اُس نے کہا کہ جو کوئی کلوری کو بلند کرے گا، وہ اُسے بھائے گا، اگر وہ صلیب یسوع کو بلند کرے، آقا کی منادی کرے اور اُس کے نام کو جلال دے۔

جب کبھی شک ہو، تو یہی معیار ہونا چاہیے کہ کیا یہ تعلیم مسیح کو جلال دیتی ہے؟ یہی کسوٹی ہونی چاہیے ہماری سب آراء کی، کہ کیا یہ مسیح کو جلال بخشتی ہیں؟ کیونکہ کچھ بھی صیوں کی دیواروں کے اندر رہنے کے لائق نہیں جو صیوں کے بادشاہ کے حضور سرنگوں نہ ہو۔

—اب ایک نئی صدا میں اُسی گھنٹی کی بازگشت سنتے ہوئے، تیسرے مقام میں

III

خُدا نے اپنے عزیز بیٹے کو صلیب کی فتح میں نہایت سرفراز کیا۔ :

آہ! کاش شاعر کی عقل اور سراف کی زبان ملے کہ اُس صلیب کے عجائبات بیان کروں جس پر مسیح منجی مصلوب ہوا اور جان دی۔ اُس نے رسوائی میں جان دی، مگر یہ اُس کے جلال کو کبھی مدھم نہ کر سکی، بلکہ اُس جلال کو تمام ازمہ کے مقدسین کی آنکھوں پر آشکارہ کرتی ہے، جو شادمانی سے اُس پر نگاہ کرتے ہیں۔ مسیح نے اپنی اس دردناک موت سے ہمارے لیے کیا کیا؟

کیوں، سب سے پہلے، جیسا کہ تم سب جانتے ہو، اُس نے اپنی قوم کے سب گناہوں کو مٹا دیا۔ کچھ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ مسیح نے سب آدمیوں کو نجات پذیر بنانے کے لیے جان دی۔ وہ اپنا عقیدہ اپنے پاس رکھیں، اس میں میرے لیے کوئی دلفریبی نہیں۔ کچھ کا خیال ہے کہ مسیح سب انسانوں کے لیے مرا، اور اُس کی موت ہر آدمی کے لیے ہے، میں جانتا ہوں کہ خدا کا کلام یہ فرماتا ہے، لیکن ایک ایسی فدیہ ہے، جو اُس عام فدیہ سے بالکل جدا ہے۔ اُس نے اپنی بھیڑوں کے لیے جان دی، اُس نے اپنی کلیسیا سے محبت رکھی اور اپنے آپ کو اُس کے لیے قربان کیا، اور ایک ایسی قوم کا ذکر ہے جو آدمیوں میں سے نجات پائی گئی، اور اُس نجات کی نوعیت اس عام نجات سے قطعی مختلف ہے جو بعض کا زعم ہے۔

پس اے عزیزو! جتنے کے لیے مسیح نائب کی مانند کھڑا ہوا، اُن سب کے گناہ اُس نے اُٹھا لیے، اور اگرچہ لکھا ہے ”خداوند نے ہم سب کی بدکاری اُس پر لادی“ کیونکہ رسول فرماتا ہے ”وہ ہمارے واسطے گناہ بنایا گیا“ اور اپنی قوم کا گناہ اُس پر حقیقتاً لاد دیا گیا، اُس کے کھاتے میں شمار ہوا، اگرچہ وہ اُس کا نہ تھا، پھر بھی اُس نے اپنی قوم کے واسطے اُسے قبول کیا، اور یہی اُس کا جلال ہے کہ اُس تمام گناہ کا انبار اب باقی نہیں، وہ جاتا رہا، اُس نے اس ظالم کو مغلوب کیا اور ”گناہ کا خاتمہ کیا۔“

کیسا عجیب کلمہ ہے—گناہ کا خاتمہ کیا، اور ابدی راستبازی کو لے آیا، اُس نے ہماری بدکاریوں کو سمندر کی گہرائیوں میں پھینک دیا۔ مسیح کے خون نے ہمارے گناہوں کو فنا کیا جب وہ اپنی قوم کی جگہ کھڑا ہوا، اُس نے وہ تمام قرض جو ہم پر خدا کے حضور واجب الادا تھا، اپنے آپ پر لے کر پورا چکا دیا، اور وہ قرض اب باقی نہیں رہا، سب ادا ہو گیا اور مٹ گیا، چنانچہ مسیح کے برگزیدوں پر کوئی الزام نہیں ٹھہرتا، کیونکہ رسول فرماتا ہے ”مسیح وہ ہے جو موا بلکہ بلکہ مردوں میں سے جی اُٹھا۔“ جس صبح کو باپ نے اپنے بیٹے کو مردوں میں سے زندہ کیا، اور یسوع پھر زمین پر کھڑا ہوا کہ پھر کبھی نہ مرے، اُس دن یہ فرمان جاری ہوا، ”کوئی خدا کے برگزیدوں پر الزام نہ لگائے۔“

آہ! کیسی مبارک خدمت تھی یہ کہ گناہ کو ایسی جگہ لے جائے جہاں وہ کبھی نہ پایا جائے، اُسے نابود کر دے، ہمیشہ کے لیے ڈھانپ دے، اُسے مٹا ڈالے۔ لیکن یہ سب کچھ نہ تھا، ہمارے خداوند نے اپنی موت سے موت کو بھی نیست کر دیا، اور اُس کو بھی جو اُس پر قدرت رکھتا تھا، یعنی ابلیس کو۔

ذرا ٹھہر کر سوچو، اُس نے سب سے پہلے موت کا حساب چکنا کیا۔ اُس نے قبر میں آرام کیا، جب صبح آئی تو قید خانہ کا دروازہ کھل گیا اور وہ زندہ ہو کر اُٹھا، مردوں میں سے پہلوٹھا، اُن سب کا پہلا پھل جو اس کے بعد قبروں سے اُٹیں گے، اور اب قبر مردہ خانہ نہیں رہی، نہ ہلاکت کی جگہ، وہ بڑا پتھر جو قید کا نشان تھا، لڑھکایا گیا۔ ”جو مجھ پر ایمان لاتا ہے، اگرچہ مر جائے“ تو بھی جئے گا، اور جو زندہ ہے اور مجھ پر ایمان لاتا ہے وہ ابد تک نہ مرے گا۔

اُس قبرستان پر، جہاں مقدس یادیں ہیں اور بہت سے پیاروں کی یادیں جو رخصت ہو گئے، میں ایک آواز کی گونج سنتا ہوں، ”مبارک ہیں وہ مردے جو خداوند میں مرتے ہیں، ہاں، رُوح فرماتی ہے، کیونکہ وہ اپنی محنتوں سے آرام پاتے ہیں اور اُن کے کام اُن کے پیچھے جاتے ہیں۔“ اور ایک اور مقام میں، اے عزیزو، ”میں قیامت اور زندگی ہوں؛ موت مر گئی۔“ یسوع مسیح نے یہ کارنامہ انجام دیا اور باپ نے اُسے جلال بخشا۔

اور اب اُس نے اپنی قوم کے واسطے ہمیشہ کے لیے دوزخ کی تمام فوجوں کو مغلوب کر دیا۔ شیطان خداوند کے لوگوں کا ظالم دشمن ہے، وہ انہیں ستاتا ہے، جنہیں نگل نہیں سکتا انہیں بھی ہراساں کرتا ہے، لیکن یہاں ہماری تسلی ہے کہ اُس کے پاس ایک ناقابل شکست دشمن ہے۔ مسیح نے شیطان کو ہر موقع دیا، اُس سے مقابلہ کیا، جیسا کہ ایک بزرگ نے کہا، ”اُس کے اپنے کوڑے پر“، اُس نے شیطان کو اُس کے اپنے بھٹ میں للکارا، بلکہ اُس کے اپنے پہاڑ پر للکارا۔ ”یہ تیری ہی گھڑی ہے“ اُس نے کہا، شیطان کی اپنی گھڑی اور اندھیرے کی گھڑی، لیکن یسوع نے فتح پائی، اس وقت بھی فتح پائی جب دوزخ کا پورا اسلحہ اُس پر برسایا گیا، جب اڑدھا کے منہ سے سب سیلاب اُس پر اُمڈ آئے، اُس نے سب فوجوں کو مغلوب کیا، اور آج فتح کا جھنڈا لیے کھڑا ہے، ”اسیری کو اسیر کر کے اُنچا چڑھا۔“

کلوری کی صلیب کے سب عجائبات بیان کرنا اُس وقت سے کہیں زیادہ وقت لے گا جو ہمیں دستیاب ہے، لیکن ہم سب کو ان الفاظ میں سمیٹ سکتے ہیں، ”تُو نے اُسے جلال بخشا۔“ باپ نے اُس کے سر پر بہت سے تاج رکھے جو کبھی کانٹوں کا تاج پہنے ہوئے تھا۔

میں چاہتا ہوں کہ ذرا اگلے پہلو پر بھی توجہ ہو، یعنی یہ کہ باپ نے مسیح کو اُس کے موجودہ اقتدار میں جلال بخشا ہے۔ باپ اُسے آسمان کی بلندیوں میں مقدسین کے درمیان سنبھالے ہوئے ہے۔ یہ کوئی چھوٹا جلال نہیں کہ مسیح باپ کے دہنے ہاتھ بیٹھا

ہے، جیسا کہ وہ بیٹھا ہے۔ وہ موت کی اذیت کے باعث تھوڑی دیر کے لیے فرشتوں سے کمتر بنایا گیا، لیکن اب جلال اور عزت کا تاج اُس پر ہے، اور سب بلند ترین مخلوقات اُس کے حکم بجا لانے میں شاد ہیں۔ وہ آسمان میں بے نزاع عصا سے سلطنت کرتا ہے۔ وہ ایک کو کہتا ہے ”جا“ اور وہ جاتا ہے، دوسرے کو ”اِی“ اور وہ آتا ہے۔

آسمان میں اُس کی شفاعت بھی اُس جلال کا حصہ ہے جو اُسے ملا، وہ وہاں سردار کابن کی مانند شفاعت کرتا ہے، وہ اقتدار سے شفاعت کرتا ہے، ایسی قدرت سے جو ہمیشہ اثر دکھاتی ہے۔ یسوع مسیح کا خون خُدا کے دل سے ہم کلام ہوتا ہے، اور مسیح کی کوئی درخواست سنی جائے تو نامنظور نہیں ہوتی۔ جو مقدمہ مسیح کے ہاتھ میں دیا جائے وہ ضرور قبول ہوتا ہے۔ اگر ہم باپ سے مسیح کے نام میں مانگیں تو وہ ہمارے لیے کرے گا۔

مجھے یقین ہے ہم میں بہت کم لوگ یہ جانتے ہیں کہ جب ہم مسیح کے نام میں مانگتے ہیں تو ہم مسیح کی خاطر مانگتے ہیں، اور یہ اچھا اور درست ہے، اور ہم عموماً یہیں تک پہنچتے ہیں، لیکن کیا تم فرق جانتے ہو؟ اگر تم کسی آدمی سے کہو ”مجھے فلاں چیز دے دے، فلاں دوست کی خاطر، وہ اس کا حقدار ہے“ تو یہ اچھی درخواست ہے۔ لیکن اگر وہ دوست تمہیں اختیار دے اور کہے ”اب جا اور میرے نام سے مانگ، کہنا میں نے بھیجا ہے، میرا نام استعمال کر“ تو یہ کہیں زیادہ زبردست حجت ہے۔ اور جب ہر ایماندار، گویا مسیح کی طرف سے یہ قدرت اوڑھ لیتا ہے کہ خُدا سے مسیح کے نام میں مانگے، جیسے مسیح خود مانگے، تو کیسی قدرت ہے یہاں! اور یہ بھی مسیح کے جلال کا حصہ ہے کہ اُس کی شفاعت آج اپنی قوم کے لیے اتنی مؤثر ہے۔

اور اے بھائیو! ذرا غور کرو کہ باپ نے مسیح کو کس طرح سرفراز کیا کہ اُس گھڑی ہر ساعت اُس کے خون سے خریدے ہوئے کچھ نہ کچھ اُس کے حضور پہنچتے ہیں۔ میں نے بعض اوقات اپنی آنکھوں کے سامنے اُس مسرت کی تصویر باندھنے کی کوشش کی ہے جو مسیح کے دل میں موجزن ہوتی ہے، اُس کی محبت بھری آنکھوں کی چمک، جب اُس کے خون سے مول لی گئی رُوحیں ایک ایک کر کے گھر لوٹتی ہیں۔ تم جانتے ہو یہ اُس کی دعا ہے، ”اے باپ! میں چاہتا ہوں کہ جنہیں تُو نے مجھے دیا ہے“ وہ بھی جہاں میں ہوں وہاں میرے ساتھ ہوں۔

دیکھو وہ آتے ہیں، ایک ایک کر کے، کچھ اسی کلیسیا سے، کل ہی ایک، عموماً ہفتے میں دو یا تین، وہ سب مسیح کی آغوش میں پہنچتے ہیں۔ تم جانتے ہو کہ کسان کیسی خوشی سے بھری گاہ دیکھتا ہے جب بھاری بھری ہوئی گاڑیاں کھلیان کی طرف ایک ایک کر کے آتی ہیں، حالانکہ اُس نے بیچ خون سے نہیں بلکہ شاید آنسوؤں سے بویا ہو۔

اور تم جانتے ہو کہ جب تم یا میں یہ سوچتے ہیں کہ ہماری کسی خدمت کے وسیلہ سے کسی کی توبہ ہوئی، تو ہمیں کیسی خوشی ہوتی ہے، لیکن سوچو، اُس مسیح کی کیسی مسرت ہوگی جب وہ اپنی بھلائی کی کامل تکمیل کو دیکھتا ہے۔ مسیح سرفراز کیا گیا، تازہ تاج اُس کے قدموں پر رکھے جاتے ہیں، رُوح القدس جب اُس برگزیدہ رُوح کو لے کر مسیح کے پاس پہنچاتا اور اُسے اُس کی حضوری میں لاتا ہے تو اُسی میں مسیح کو جلال ملتا ہے۔

اور یہاں نیچے بھی، بھائیو، جب ہم اِس موضوع کو ختم کریں، تو یہ بھی کہہ دیں کہ یسوع مسیح اُس قدرت میں بھی جلال یافتہ ہے جو اُسے رُوحوں کی تبدیلی میں عطا ہوئی ہے۔ جہاں کہیں اُس کا نام سنایا جاتا ہے، وہ اُس مُر کی مانند ہوتا ہے جو بہایا جاتا ہے۔ مجھے اس بات پر کوئی ایمان نہیں کہ مسیح کی منادی ناکام رہے گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ کوئی عزیز بھائی برسوں تک انجیل سناتا رہے اور کچھ توبہ کی صورت نہ دیکھے، اور شاید فی الفور کچھ نہ ہو، لیکن وہ پھل ضرور آئیں گے۔ میں یہ بات اپنی تسلی کے لیے خود سے نہیں کہتا۔ اگر میں کوئی نتیجہ نہ دیکھوں تو میں ضرور ڈرتا کہ میں غلط راہ پر ہوں، اور جو مسیح کے کلام کو دیانت سے سناتے ہیں، اُن سے میں کہوں گا، ”یہ میرے پاس خالی نہ لوٹے گا۔“

مسیح نہایت جلال پاتا ہے جب اُس کی انجیل دل توڑنے والی ٹھہرتی ہے، جیسے کوئی ہتھوڑا جو چٹان کو چور کر دے، یا جیسے آگ کی لپٹ۔ مسیح جلال پاتا ہے جب کوئی بدکار عورت اپنی خبیث کمائی چھوڑ دیتی ہے، جب چور اپنی رُسوائی کے اوزار پھینک دیتا ہے، جب شرابی آخری پیالہ اپنے ہونٹوں تک لاتا ہے، جب لعنت بکنے والا اپنی زبان پاک کرتا اور ٹھان لیتا ہے کہ وہ لعنت کی شراب کبھی نہ چکھے گا۔

خُدا ہمیں یہ فضل دے کہ ہم ہمیشہ دعا کریں کہ خُدا مسیح کو ایسے عجیب اور ظاہر تبدیلیوں میں جلال دے، بڑے بڑے گنہگاروں کو پرانے اژدھے کے جبڑوں میں سے چھین لے اور اُن کی باقی زندگی بادشاہ یسوع کے حضور وقف کر دے۔

—اب خاتمہ کرتے ہوئے

IV

خُدا نے اپنے بادشاہی میں مسیح کو جلال بخشا ہے۔ :

ہم پیشتر یہ کہہ چکے ہیں کہ مسیح اپنی روحانی بادشاہی میں صیون کے بیچ جلال پاٹا ہے۔ آدمی کا جی چاہتا ہے کہ اس پر اور بھی کچھ کہے۔ بادشاہ اسی وقت جلیل شان میں ہوتا ہے جب وہ اپنی رعایا پر عمدہ قوانین سے حکومت کرتا ہے، جب اُس کے لوگ خوشحال اور مبارک ہوں۔ اور ہمارا خُداوند یسوع مسیح ہمیں سب سے عمدہ آئین سے رہنمائی دیتا ہے، اور نئے یروشلم کے باشندے مبارک ہیں۔

”بادشاہ جلیل شان والا ہوتا ہے“
”جب وہ جنگ میں فتحیاب ہوتا ہے۔“

اور جب وہ اپنی اُمت کی محبت کا مقبول ہوتا ہے، وہ بے شک لڑائی میں فتح مند ٹھہرتا ہے۔ سب لوٹ کا مال اُسی کا ہے، سب کنواری اُس سے محبت کرتی ہیں، اور مقدس فرزند اپنی پاکیزہ محبتیں اُسی کے حضور نذر کرتے ہیں۔ چنانچہ یسوع مسیح اپنی کلیسیا میں تخت نشین بادشاہ کی مانند سرفراز ہے، اور اسی میں خُدا اُسے ابھی قوموں میں جلال دیتا ہے۔ اگرچہ اُس کا جلال اب تک اُس شان سے ظہور پذیر نہیں ہوا جیسا ہم چاہتے ہیں، تاہم وہ اخلاقی تاثیر سے حاکم ہے، اور حکومت اُس کے کندھوں پر ہے۔ شاید اگر ہماری آنکھیں کھول دی جائیں، تو ہم تہذیب کی ترقی اور اِس دنیا میں گزرنے والی گوناگوں تبدیلیوں میں مسیحیت کی تاثیر کو کہیں زیادہ دیکھ سکیں، اور بے شک مسیح کی قدرت کو بھی، جتنی کہ ہم ہمیشہ دیکھ پائے ہیں۔

شاید خُدا ابھی لکھ رہا ہے، اور پچھلے چھ ہزار برسوں سے لکھ رہا ہے، ایک عجیب داستان، جس کے انجام پر معلوم ہوگا کہ اُس کے قلم کی پہلی جنبش سے آخری لفظ تک، خُدا نے مسیح کو جلال دیا۔ ممکن ہے کہ قوموں کا ہل جانا، انقلاب اور خونریز جنگیں سب کچھ اُس عظیم تمثیل میں شامل ہوں، اور اُس گل کے بارے میں ابتدا میں یہی کہا جا سکے جیسا کہ ورجل نے اپنی نظم میں کہا

”بتھیار اور اُس مرد کی گیت گاتا ہوں۔“

شاید اُس نے راستبازوں کی بدی پر فتح اور زبردست بہادری کی شکست کی ایک عظیم رزمیہ تحریر کی ہے۔ ابھی تو اُس نے اِس دُنیا کو بحال کرنا ہے، اور اُسے پہلے سے زیادہ تابناک بنانا ہے۔ اور اے عزیزو! اِس بات میں کبھی شک نہ کرو کہ خُداوند آیامِ آخر میں اپنے مسیح کو بلند جلال دے گا۔ اگرچہ لوگ اپنی پیشن گوئیوں سے نفع کماتے ہیں اور اپنے فضول اٹکلوں سے کمزور دلوں کو ہمیشہ بے چین رکھتے ہیں، تو بھی ہم اِس اٹل یقین پر قائم رہیں کہ یہ دُنیا مسیح کی ہے، جس نے اُسے اپنے بیش قیمت خون سے خریدا، اور وہ اُسے پا کر رہے گا، ایک انچ زمین بھی اُس کی ملکیت سے باہر نہ رہے گی۔ کوئی گوشہ ایسا نہ ہوگا جہاں ظلمت اور ظلم بسیرا کریں، کوئی مقام ایسا نہ ہوگا جہاں بُت اپنے تخت پر براجمان رہے، کوئی پہاڑ یا وادی ایسی نہ ہوگی جہاں توہم پرستی کا سایہ باقی رہے۔

ہمیں صرف انتظار کرنا ہے، شاید ہم اپنے باپ کے پاس بلوائے جائیں تاکہ اُن جگہوں پر آرام کریں جو یہاں سے کہیں زیادہ پُر امن ہیں، کیونکہ یہ مقدر ہے، اور کوئی اُس کے آنے کو نہ روکے گا، کہ مسیح قدیم جلال کے ساتھ زمین پر بادشاہی کرے گا، اور وہ ساری زمین، جو پہلے ایک نجس اصطبل کی مانند تھی، اُس کے ہراقلس کی مانند پاک کی جائے گی، جو اپنے خون کی نہر اُس میں بہا دے گا، اور اُسے پاکیزہ، جلالی اور مقدس کر دے گا۔

اور اُس دن سب عصائیں باقی رہ جانے والوں کے ساتھ جمع ہوں گی، اور بادشاہوں کے تاج خوشی سے اُس کے قدموں میں رکھے جائیں گے، اور ہم اُس لقب کی کامل معنویت کو جانیں گے۔ ”بادشاہوں کا بادشاہ اور خُداوندوں کا خُداوند۔“ اوہ! کیسا مبارک سلام پیش کریں گے ہم اُسے اُس دن جب ہم زندہ بچ جانے والوں کے ساتھ اُس شان میں شریک ہونے کو اُٹھائے جائیں گے۔

اے عزیزو! جو سو گئے ہیں وہ بھی اُس جلالی سرزمین کی رونق میں شریک ہونے کو زندہ ہوں گے۔ ”میرے باپ نے تجھے سرفراز کیا؛ تیرے آقا کے فرزند تیرے حضور جھکیں گے۔ سورج اور چاند تیرے آگے جھکیں گے؛ تو سلطنت کرے گا اور ہم تیرے ساتھ سلطنت کریں گے؛ ہماری سلطنت یہ ہوگی کہ ہم تیری سلطنت کو دیکھیں؛ ہمارا جلال یہ ہوگا کہ ہم تیرے جلال میں شریک ہوں۔ ہم تیرے مانند ہوں گے کیونکہ ہم تجھے ویسا ہی دیکھیں گے جیسا تو ہے۔“ خُدا ہمیں توفیق دے کہ ہم اُس مبارک ظہور میں اپنا حصہ پائیں، اور اُسی کا نام مبارک ہو۔

لیکن اب فقط ایک بات اور۔ خُدا مسیح کو جلال دے گا، جیسے اُس نے دیا ہے۔ کیا ہم بھی اُس کے لیے تیار ہیں کہ یہی کریں، اے میرے عزیز بھائی اور بہن؟ اُئیے ہم ارادہ کریں کہ مسیح کو جلال دیں۔ اور کیا میں تمہیں بتاؤں کہ تم کیسے اُس کو جلال دے سکتے ہو؟ کہ بہت سے چھوٹے چھوٹے طریقے ہیں، جو خود میں چھوٹے نہیں بلکہ صرف نسبتاً چھوٹے ہیں۔

تم اپنے پاکیزہ چال چلن سے مسیح کو جلال دے سکتے ہو، اُس کی بادشاہی کی خدمت سے، اپنی سخاوت سے۔ یا اگر تم سب سے عظیم خدمت کرنا چاہتے ہو کہ مسیح کو جلال ملے، تو جان لو وہ کیا ہے؟ یہ ہے کہ تم سب کچھ اُس کے سپرد کر دو اور اُس پر بھروسہ رکھو۔ کچھ بھی مسیح کو اتنا جلال نہیں دیتا جتنا کامل بھروسہ۔ پس اپنی ساری ذمہ داری اُس پر ڈال دو، اُس خون کی

تائیر، اُس بازو کی قدرت، اُس دل کی محبت، اُس شفقت کی ابدیت، اور اُس حضوری کی الوہیت پر کبھی ڈگمگائے بغیر ایمان رکھو۔ اُس پر تکیہ کرو، اُس میں آرام پاؤ۔

ایک مفلس محتاج مخلوق خُدا کو کسی اور طرح زیادہ جلال نہیں دے سکتی بجز اُس پر بھروسہ کرنے کے۔ یہی خُدا کا کام ہے، تم جانتے ہو یہی عبرانی محاورہ ہے، کہ سب سے عظیم کام یہی ہے—خُدا کا کام، خُدا جیسا کام۔ اور کیا بڑی رحمت ہے کہ ہم جیسے کمزور انسانوں کو یہ راہ میسر ہے کہ محض اُس پر ایمان لا کر مسیح کو جلال دیں۔

میرے جیسے مفلس اور خوار کا
سب سے بہتر احسان یہ ہوگا
کہ اُسی کے تحفوں سے دُعا کی دلیل ڈھونڈے
"اور مزید مانگتا ہی رہے۔"

ایک اور آخری نصیحت—اگر تم خوشی اور رضا سے ایسے بھروسہ کے ذریعے یسوع مسیح کو جلال نہ دو گے، تو اُس کی عدالت میں بھی وہ جلال پائے گا۔ اُس کے ظہور کے دن، اے تم جو انجیل سن چکے ہو، میں فقط تم سے مخاطب ہوں، اگر تم اُس کو رد کرو گے، تو بھی آخرکار تمہیں اُس کے جلال کی گواہی دینی ہوگی۔

بیٹے کو بوسہ دو، مبادا وہ ناراض ہو اور تم راہ ہی میں فنا ہو جاؤ، اگر اُس کا غضب تھوڑا سا بھڑکے بھی۔ مبارک ہیں وہ سب "جو اُس پر توکل کرتے ہیں۔"

لیکن اگر تم اُس پر ایمان نہ لاؤ تو سن لو یہ متبادل ہے—"وہ قوموں کو لوہے کے عصا سے چکنا چور کرے گا؛ وہ انہیں کمہار کے برتن کی مانند ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گا۔" تو پھر کیا حال ہوگا تمہارا؟ کیا تم اُس لوہے کے عصا کی تاب لا سکو گے؟ جب پہلے بدن ٹوٹے گا اور پھر روح ریزہ ریزہ ہوگی، جیسے کمہار کا برتن؟

اے عقل والو! سمجھ لو؛ اے بادشاہو! اور اے زمین کے بیٹو! دانش مند بنو؛ اُس کے حضور جھک جاؤ، اُسے اپنا بادشاہ مانو۔ تب خُدا مسیح کے کام سے جلال پائے گا۔ اور اگر نہ ہو، تو عدل کے عمل سے جلال پائے گا، جس سے خُدا ہمیں بچائے۔ آمین۔

تفسیر بذریعہ سی۔ ایچ۔ اسپرژن
یسعیاہ 53 باب

1

- کس نے ہماری خبر پر ایمان لایا؟ اور خُداوند کا بازو کس پر ظاہر ہوا؟

نبی گویا سب نبیوں کی طرف سے مخاطب ہے، اور خُدا کے بیٹے یسوع مسیح کے حق میں عام بے ایمانی پر افسوس کر رہا ہے۔ اُس کی بابت خبر نہایت واضح ہے؛ یہ خُدا کی طرف سے آتی ہے، ہماری نجات کے لیے ہے، اور پھر بھی کتنے ہیں جو اُس پر ایمان نہیں لاتے! درحقیقت کوئی بھی ایمان نہیں لاتا جب تک خُداوند کا بازو ظاہر نہ ہو، جب تک وہ آدمیوں کے دلوں پر عمل نہ کرے اور وہ یسوع پر ایمان لانے کو نہ کھینچے جائیں۔ اور یہی ایمان کی مشکل ہے۔

2

- کیونکہ وہ اُس کے حضور ایک ننھے پودے کی مانند بڑھے گا، اور اُس خشک زمین سے جڑ کی مانند نکلے گا: اُس کی نہ کچھ شکل ہے نہ جمال؛ اور جب ہم اُس کو دیکھیں تو اُس میں کوئی خوبصورتی نہیں کہ ہم اُس کے مشتاق ہوں۔ یسوع مسیح میں کوئی ظاہری بات نہ تھی جو اُن لوگوں کو اپنی طرف کھینچے جو شان و شوکت کے طالب ہوتے ہیں۔ اُس کا دین سراسر سادگی پر مبنی ہے، یہ محض حق ہے، اس میں کوئی چمک دمک نہیں جو رسم پرستوں کو اپنی طرف متوجہ کرے۔ اکثر لوگوں کو اُس میں کوئی حسن نظر نہیں آتا کہ وہ اُس کے آرزو مند ہوں۔

3

- وہ آدمیوں کی طرف سے حقیر اور رد کیا گیا؛ غم کا مرد اور رنج سے آشنا؛ اور ہم نے گویا اپنا منہ اُس سے چھپایا؛ وہ حقیر جانا گیا اور ہم نے اُس کی کچھ قدر نہ جانی۔

ایسا ہی ہوا جب یسوع یہاں زمین پر آیا۔ وہ سب دکھ سہنے والوں میں عظیم تر تھا؛ اُس کے پیچھے چند ہی چلے؛ اُن ہی میں بعض نے اُس کو دغا دی۔ جو اُس کی حمایت میں کھڑے ہوتے، وہ کم تھے۔ ہر طرف سے اُس کو انکار ملا، حالانکہ وہ محبت کا پیغام لے کر آیا۔ اُسے کچھ حاجت نہ تھی کہ آتا؛ آسمان اُس کے لیے کافی تھا؛ لیکن مرنے والے آدمیوں پر اُس کی ایسی شفقت تھی کہ اُس نے اپنے شاہی جامے اتار دیے اور ہمارے فانی جسم کا لباس پہن لیا۔

5-4

- یقیناً اُس نے ہماری بیماریوں کو اُٹھا لیا اور ہمارے غموں کو برداشت کیا؛ پھر بھی ہم نے اُسے خُدا کا مارا اور ستایا اور دُکھ دیا ہوا جانا۔ لیکن وہ ہماری خطاؤں کے سبب سے گھائل کیا گیا، ہماری بدکاریوں کے باعث کچلا گیا؛ ہماری سلامتی کی تادیب اُس پر پڑی؛ اور اُس کے مار کھانے سے ہم شفا یاب ہوئے۔
—اُسے اپنے سبب سے کوئی اذیت نہ سہنی پڑی، نہ ہی کسی قصور سے اُس کو غم ہوا، وہ خطائیں جو اُس کی نہ تھیں"
اُس نے اُن کا کفارہ دیا؛
"کبھی ایسی محبت یا غم کہیں دیکھا گیا؟

شاید کوئی راستباز کے لیے بھی جان نہ دے؛ تاہم کسی نیکوکار کے لیے کوئی جان دینے کی جرات کرے؛ لیکن خُدا اپنی محبت کو ہم پر اس طرح ظاہر کرتا ہے کہ جب ہم ابھی گنہگار ہی تھے، مسیح ہمارے لیے مُوا۔

6

- ہم سب بھیڑوں کی مانند بھٹک گئے؛ ہم میں سے ہر ایک اپنی ہی راہ کو پھر گیا؛ اور خُداوند نے ہم سب کی بدکاری اُس پر لا دی۔
تمام گناہوں کا بوجھ، انسان کی سب خطاؤں کی گٹھری، اُس پر ڈال دی گئی۔ وہ سراسر بے گناہ تھا، پھر بھی انسان کے گناہ اُس پر جمع کر دیے گئے۔ وہ ہمارا نائب بنا، ہماری جگہ کھڑا ہوا۔ کیسی عجیب حقیقت ہے یہ

7

- وہ ستایا گیا اور دُکھ اُٹھایا، تو بھی اُس نے اپنا مُنہ نہ کھولا؛ وہ ذبح ہونے کو برّہ کی مانند لایا گیا؛ اور جیسے بھیڑ اپنی پونچھنے والوں کے سامنے چپ رہتی ہے، ویسے ہی اُس نے اپنا مُنہ نہ کھولا۔
اور تم خوب جانتے ہو کہ ہمارا مالک جب پیلاطس اور ہیرودیس کے سامنے الزام میں کھڑا کیا گیا، اُس وقت بھی اُس نے زبان نہ کھولی؛ وہ خاموشی میں بھی فصیح تھا—اپنی خاموشی میں اُس نے ایسی تقریر کی جو اُس کے کلام سے بھی عظیم تھی، حالانکہ "کبھی کسی آدمی نے اُس کی مانند بات نہ کی"، اور پھر بھی ہمارے واسطے کبھی کسی آدمی نے اُس کی مانند چپ نہ سہی۔

10-8

- وہ قید اور عدالت سے اُٹھا لیا گیا؛ اور اُس کی نسل کا کون بیان کرے گا؟ کیونکہ وہ زندوں کی زمین سے کاٹ ڈالا گیا؛ میرے لوگوں کی خطاؤں کے سبب سے وہ مارا گیا۔ اور اُس نے شہریوں کے ساتھ اپنی قبر بنائی، اور دولت مند کے ساتھ اپنی موت میں ٹھہرا؛ اس لیے کہ اُس نے کوئی ظلم نہ کیا، نہ اُس کے مُنہ میں دغا تھی۔ تو بھی خُداوند کو پسند آیا کہ اُسے کچلے؛ اُس نے اُسے غمگین کیا؛ جب تو اُس کی جان کو گناہ کی قربانی بنائے گا، تو وہ اپنی نسل کو دیکھے گا، اپنی عمر دراز کرے گا، اور خُداوند کی مرضی اُس کے ہاتھ میں کامیاب ہوگی۔

ہمارے مبارک مالک کو اُس کے سب دُکھوں کا کامل اجر ملے گا، اور اُس اجر کا بیعانہ آج کی شب بھی حاضر ہے۔ وہ آج کی رات ہی بعض کو نئے جنم سے اپنی نسل میں پیدا کرے گا، جو دل سے کہیں گے: "اے خُداوند! میں تیرے پاس آتا ہوں، کیونکہ تُو نے مجھے اپنے بیش قیمت خون سے خریدا۔" یہ ہم میں سے بعض کی خوشی ہے کہ ہم سراسر مسیح کے ہیں؛ ہم اور کسی فخر کو نہ چاہتے، ہم چاہتے ہیں کہ اپنی زندگی میں اُسی کے واسطے جیئیں، اُسی سے محبت رکھیں اور اُسی کی خدمت کریں، جب تک سانس ہے۔ اور یہاں کچھ ایسے بھی ہیں جنہوں نے یہ نہ جانا، لیکن خُدا انہیں بھی اس پر مائل کرے گا، کیونکہ وعدہ یوں ہے

- وہ اپنی جان کے دکھ کا پہل دیکھے گا اور سیر ہوگا؛ اپنے علم سے میرا راستباز بندہ بہتوں کو راستباز ٹھہرائے گا؛ کیونکہ وہ اُن کی بدکاریوں کو اُٹھائے گا۔
اسی راہ سے وہ ہمیں راستباز ٹھہراتا ہے۔ ہمارے گناہوں کو اپنے اوپر لے لیتا ہے؛ اور چونکہ ایک چیز بیک وقت دو جگہ نہیں ہو سکتی، پس جب مسیح نے ہمارے گناہ اُٹھا لیے، تو وہ جاتے رہے، اور ہم خُدا کی نظر میں راستباز ٹھہرے۔ اُس نے بوجھ "لیا، اور ہم سبک دوش ہوئے؛ اُس کے نام کی حمد ہو!" وہ اُن کی بدکاریوں کو اُٹھائے گا۔

12

- اِس لیے میں اُسے بزرگوں کے ساتھ حصہ دوں گا، اور وہ زبردستوں کے ساتھ مالِ غنیمت تقسیم کرے گا؛ مرتا ہوا مسیح پھر زندہ ہوا، اور اب وہ عظیم فاتح ہے، اور غنیمت بانٹتا ہے۔ یہ مالِ غنیمت انسان کے دل ہیں، اُن کی محبت اور —عمیق سپردگی جنہیں اُس نے فدیہ دیا۔ اُسی کا یہ سب کچھ ہوگا

12

- کیونکہ اُس نے اپنی جان موت کے لیے اُنڈیلی؛ اور خطاکاروں کے ساتھ گنا گیا؛ اور اُس نے بہتوں کا گناہ اُٹھایا، اور خطاکاروں کی شفاعت کی۔
اور وہ اب بھی یہی کرتا ہے، آج کی رات بھی وہی پرانی دعا فریاد کر رہا ہے: "اے باپ! انہیں معاف کر، کیونکہ یہ نہیں جانتے کہ کیا کرتے ہیں۔" اوہ! کاش تم اور میں اُس شفاعت سے بخشے جائیں۔